حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

۶

نمبر ۱۱

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

۲۳ جولائی ۱۹۰۰ء دائمی جہنم خریدنے والے یہ بدبخت برائے نام مسلمان ہیں - اُن کی اصلی معبود کوم دیناری ہیں) بجلی جگت اور بھینسے باز کبیاں شراب - بھنگ - چانڈو چرس گانجا - امرا کی اس وضع داری کے ہم قائل ہیں - پیدا ہوئے حرام میں - پرورش پائی حرام میں - بڑے ہوئے حرام میں - اور اپنی زندگی بسر کی حرام میں - آخر زندگی بسر کی حرام میں - امیروں کی حالت فرعونیت کی وجہ سے تباہ ہے - سارے ہندوستان میں یہی رونا ہے - شاید امرا میں دو ایک ایسے ہیں - جنکا باری تعالے کے نیک بندوں میں شمار ہو سکتا ہے -

۸ نومبر ۱۹۰۰ء

آپ کی حالت بہائم سے زیادہ وحشتناک ہے - صورت انسان ہیں - لیکن انسانی صفات کا ان میں نام نہیں - بدنصیب اور گردن زدنی ہیں -

مولوی ڈپٹی نذیر احمد کی بابت - ۲۳ فروری ۱۹۰۰ء یاوہ گو - دِلچلا اور گستاخ لکچرار لنگوٹیا یار ڈپٹی صاحب

۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء

ڈپٹی صاحب کا ترجمہ غلط - بالکل غلط محض غلط - سرتا پا غلط -

۱۸ ستمبر ۱۹۰۱ء

علاوہ غلیظ ناپاک اور ذلیل الفاظ کے بجنوری ریختی میں ایسا کمال رکھتے ہیں - کہ اُن کی زبان سے عورتوں کے محاورہ کے سوا مردوں کا شاید کہیں کوئی محاورہ نکلتا ہو -

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء -

واہ فاضل بجنوری - واہ تمہاری ماں نے تمہیں ہی جنا ہے -

۸ جنوری ۱۹۰۳ء

اس سے زیادہ بدنصیبی اور شقاوت ازلی اور کیا ہوگی - کہ حضور انور نے بھی (کرزن گزٹ کے ایک خریدار کے جواب میں) ترجمہ کو پسند فرمایا حضور کے ناپسندیدگی - نجات ابدی سے کوسوں دور کر دیتی ہے -

۱۵ جنوری ۱۹۰۲ء

میری رائے میں وہ عربی کے نام کا کچھ بھی نہیں جانتے - صرف اُن کے بڑھاپے اور زبان درازی نے بھرم باندھ رکھا ہے - دہلی میں جو پُرانے بھانڈ موجود ہیں - جب وہ محفل میں نقلیں کرتے ہیں - فارسی اور عربی کے اشعار ایسے ایسے برجستہ پڑھتے ہیں - کہ کیا ممکن ہے - کہ ایک حرف کی بھی غلطی ہو جا دے تو کیا ہم انکو عالی درجہ کا عربی داں اور علم تفسیر و قرآن سے ماہر مان لینگے - بجنوری بعض اوقات عربی کے اشعار پڑھتے رہتے ہیں - ممکن ہے کہ الٹا سیدھا مطلب بھی انکا سمجھتے ہوں - یہ تو کوئی بڑی بات نہیں - اتنی سے بات سے آدمی فاضل اور ادیب نہیں ہو سکتا

۱۰ مارچ ۱۹۰۲ء

بجنوری کی حماقت جس میں اپنی دین - اور دنیا دونوں خراب کر رہے ہیں - یہ انکی شامت اعمال ہے جسے بھگتنا چاہئے - ہم ایسی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے - ہڑی کی ہنڈیا گئی اور کتے کی ذات پہچانی گئی - کی ہندی مثل یاد آتی ہے - ان کے جملہ ذلیل اور پاجیانہ ہیں ذلیل ناپاک اور اوچھے اسی خیالات میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں -

۱۸ اپریل فرضی ادیب -

اڈیٹر پیسہ اخبار کی بابت کرزن گزٹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۳ء نامراد ازلی مذہبی علوم کا الف بے تے بھی نہیں جانتا - اسلئے میں اسے قابل خطاب نہیں سمجھتا - اپنی شقاوت قلبی پر اصرار کیے جاتا ہے - تیری برابر دنیا میں بدنصیب کوئی نہیں بالکل بے بہرہ ہے - کیوں دائمی رو سیاہی مول لیتا ہے - اور جہنم کے بیچ وارڈوں میں نام لکھواتا ہے -

گزٹ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۳ء ازلی بدنصیب سنگدل شوم بداختر بد باطن سرکش کیوں تاریکی کو چھپاتا ہے - یہ خباثت کب تک پوشیدہ رہیگی - تو نصرانیت کا مذاق رکھتا ہے - تجھ میں ایمان کی بو نہیں -

گزٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء - پیسہ اخبار کا حمایتی جھوٹا - اس کی منقا دلیشت جھوٹی - بدنصیب تیرا فرض ہے - کہ تو قوالوں کا مقلد بنے - ہم بھی آئندہ تجھے قوالوں کا مقلد کہ کر پکاریں گے - ورا امید ہے کہ تو اس خطاب سے بہت خوش ہوگا -

گزٹ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۳ء - مجحوب عالم کو ٹیلوں پر لوٹنے لگا اور ذلیل الفاظ میں ہماری تردید کی - ہماری کمیٹی کے متعلق زہر اگلا وہ زہر اگلا - کہ الٰہی توبہ ہم سے زیادہ بد انفس اور کون ہو سکتا ہے - کم چار سال سے گالیاں کھا رہے ہیں - اور خاموش ہیں

بقیہ باقی آئندہ

فہرست کتب مصنفہ مرزا حیرت جسکے حوالہ ان مضامین میں دئیے گئے ہیں

مسدس حیرت - فیصلہ خلافت - خلافت شیخین مقدمہ تفسیر الفرقان - سوانح عمری حضرت عمرؓ - سوانح عمری شیخ سعدیؒ - حیات طیبہ یعنے سوانح عمری مولانا اسمٰعیل صاحب شہیدؒ - حیات اعظم سوانح عمری حضرت امام ابوحنیفہ - سیرۃ الرسول - سیرت محمدیہ

عدالت - گرداسپور میں ان دنوں ایک نالش عیسائی پادری صاحبان پر افواہی اور بازو دعوائی کی ہے - ملزمان میں چند مشنری لیڈیاں بھی ہیں - سنا گیا ہے کہ واقعات مقدمہ یہ ہیں - کہ ایک ہندو عورت بٹالہ مشن ہاسپٹل میں زیر علاج تھی - اور وہیں ہسپتال

کلمات طیبات حضرۃ امام الزمان علیہ السلام

٭ ٭ ٭

ریا کا علاج ایک بار مولانا عبدالکریم صاحب نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے استفسار کیا۔ کہ آپ مین بھی کبھی ریا کا آنا ممکن ہے۔ فرمایا۔ کہ کبھی چڑیا خانہ گئے ہو۔ مولویصاحب نے کہا۔ ہان۔ فرمایا۔ دیکھو وہان شیر۔ چیتے اور دوسرے حیوانات ہوتے ہین۔ کیا کبھی کسی کے دل مین یہ خیال آسکتا ہے۔ کہ ان کے سامنے لمبی لمبی نمازین پڑھے۔ ایک ریاکار سے ریاکار کے دل مین بھی یہ خیال نہ آویگا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ یہ حیوانات میری جنس سے نہیں ہین۔ اس لیئے ریا اس مین نہ آویگی۔ ریا ہمیشہ ہم جنسون مین ہوتی ہے۔ ہان اللہ کس سے ریا کرین ان کے سامنے دوسرے لوگون کی وہی مثال ہے جیسے چڑیا خانہ مین جانور۔

سچے مُدعی کی جرأت کسی نے ذکر کیا۔ کہ منشی الہی بخش اور ان کا ترجمان منشی عبدالحق لکھتے ہین کہ الہام وہ ہے۔ جو پورا ہوجاوے اور جو نہ ہو وہ شیطانی ہوتے۔ اس پر حضرۃ نے فرمایا۔ کہ مکہ معظمہ مین داخل ہوکر اگر خدا تعالے کی قسم دیجاوے تو مین کہونگا۔ کہ یہ الہام خدا تعالے کیطرف سے ہین۔ لیکن جس نے خیالی طور پر دعویٰ کیا ہو۔ اُسے ہرگز یہ جرأت نہیں ہوسکتی۔ کیا ایک کامل یقین رکھنے والا اور ظنی یقین رکھنیوالا برابر ہوسکتے ہین؟

حق رفاقت ایک دفعہ حضرۃ اقدس نے مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کو فرمایا۔ کہ میری خلق کی پیروی کرو۔ آپنے عرض کی کہ دعا فرمایئے فرمایا۔ کہ اگر کسی نے ایک بار میرے ساتھ عہد دوستی باندھا ہو۔ تو مجھے اسقدر اس کی رعایت ہوتی ہے کہ اگر اس نے شراب پی ہوئی ہو۔ تو بھی بلاخوف لومتہ لائم اُسے اُٹھا لاؤنگا۔ یعنے جب تک وہ خود نہ ترک کرے۔ ہم اُس سے ترک نہ کرین گے۔ پس اگر کوئی اپنے بھائیون کو ترک کریگا۔ تو وہ گنہگار ہوگا

ایک حدیث کے معنے اثنائے گفتگو مین خلیفہ رجب الدین صاحب کو بمقام گورداسپور طاعون کے ذکر پر فرمایا۔ کہ بخاری مین ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ مجھے مومن کی جان لینے مین تردد ہوتا ہے اس کے معنے یہ ہین۔ کہ خدا تعالے مومن کو ایک دفعہ ہی نہین پکڑ لیتا۔ بلکہ پہلے پکڑتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ نرمی کرتا ہے۔ پھر پکڑتا ہے۔ اور چھوڑ دیتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔ یہ حالت گویا تردد سے مشابہ ہے۔ سابقہ کتب مین جو الفاظ خدا پچھتایا وغیرہ آئے ہین۔ اس کے یہی معنے ہین۔ ہمارے الہام مین بھی افطر واصوم اسی رنگ کے الفاظ ہین۔

طاعون کون سے بچیگا فرمایا۔ مین یقین رکھتا ہون۔ کہ جس مومن کے وجود مین خلق اللہ کا نفع ہو۔ اور اُسکی موت شماتت کا باعث ہو۔ وہ کبھی طاعون سے نہ مریگا۔ مین جانتا ہون۔ اور قسم کہا کر کہتا ہون۔ کہ ابھی تک کوئی ایسا آدمی طاعون سے نہین مرا۔ جس کو مین پہچانتا ہون۔ یا وہ مجھے ایسا پہچانتا ہو۔ جو پہچاننے کا حق ہے۔

دعا دعا مین جس قدر بیہودگی ہوتی ہے۔ اُسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنے اُسکی استجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص ہے۔ کہ اُس کا گذارہ ایک دو روپیہ روزانہ مین بخوبی چل سکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالے کے نزدیک اس کا سوال بے ہودہ ہوگا۔ یہ ضروری امر ہے۔ کہ ضرورۃ حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کیجاوے۔ جب کسی کی کوئی مصیبت کا خط آتا ہے۔ اور اُس مین دعا کی درخواست ہوتی ہے۔ تو دیکھا گیا ہے۔ کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے۔ لیکن دوسری بے ہودہ درخواستون مین اسقدر دل نہیں لگتا؀

طاعون اور دعا عام لوگ جو آج کل دفع طاعون کے لیئے دعا مانگتے ہین۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ اس وقت اللہ تعالے اپنی ذات کو منوانا چاہتا ہے۔ نری دعا سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ عقاید کی اصلاح نہ ہو۔ ایسی دعائیں کیا بت پرست نہیں مانگتے۔ پھر اُن میں اور اِن مین فرق کیا ہُوا۔ بلکہ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ فاذا سألک عبادی فانی قریب۔ کے یہی معنے ہین کہ اگر سوال ہو۔ کہ خدا کا علم کیونکر ہُوا۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ اسلام کا خدا بہت قریب ہے۔ اگر کوئی اُسے سچے دل سے بلاتا ہے۔ تو وہ جواب دیتا ہے۔ دوسرے فرقون کے خدا قریب نہیں ہین بلکہ اسقدر دور ہین۔ کہ اُن کا پتہ ہی ندارد

تعلیٰ سے اعلیٰ غرض عابد اور پرستار کی یہی ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو۔ اور یہی ذریعہ ہے۔ جس سے اس کی ہستی پر یقین حاصل ہوتا ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ کے بھی یہی معنے ہین۔ کہ وہ جواب دیتا ہے۔ گونگا نہین ہے۔ دوسرے تمام دلایل اس کے آگے ہیچ ہین۔ کلام ایک ایسی شے ہے۔ جو کہ دیدار کے قائم مقام ہے

امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فدمرنٰہا تدمیرا ایک تحصیلدار صاحب گورداسپور مین عرض کی۔ کہ تجربہ ہوا ہے۔ کہ خاص طاعون کے دنون مین فسق بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ ایک گھر مین پے درپے طاعون کی موتین ہوتی رہین۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوار بہ دیوار ایک شخص ایک ہفتہ زناکاری مین مبتلا رہا۔ فرمایا۔ کہ قرآن شریف سے بھی ایسا ثابت ہے۔ جیسے کہ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فدمرنٰہا تدمیرا۔ پ۱۵۔ یعنے جب اس قسم کے عذاب نازل ہوتے ہین۔ تو فاسقون کو ڈھیل دی جاتی ہے کہ وہ جی بھر کر فسق کرلین۔ پھر اُن کو ایک دفعہ ہی ہلاک کردیا جاتا ہے۔

مختلف اقوال خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کافر وہ ہین۔ جو حیات دنیا پر راضی ہوگئے اور اطمینان پاگئے ہین۔ خدا کیطرف حرکت کی۔ ضرورت کو وہ بالکل محسوس ہی نہیں کرتے۔ فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا۔ پ۱۶ ع۳ مین گناہ کا ذکر نہیں ہے اس کا باعث صرف یہ ہے۔ کہ ان لوگون نے دنیا کی خواہشون کو مقدم رکھا ہُوا تھا۔ ایک اور جگہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگ دنیا کا حظ پا چکے۔ وہان بھی گناہ کا ذکر نہیں۔ بلکہ دنیا کی لذات جنکو خدا تعالے نے جائز کیا ہے۔ اُنمیں منہمک ہوجانے کا ذکر ہے۔ اس قسم کے لوگون کا مرتبہ عند اللہ کچھ نہ ہوگا۔ اور نہ اُن کو کوئی عزت کا مقام دیا جائیگا۔

شیرین زندگی اصل مین ایک شیطان ہے۔ جو کہ انسان کو دہوکا دیتی ہے۔ مومن تو خود مصیبت خریدتا ہے۔ ورنہ اگر وہ مداہنہ برتے۔ تو ہر طرح آرام سے رہ سکتا ہے۔ آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس طرح کرتے۔ تو اس قدر جنگیں کیون ہوتین۔ لیکن آپ نے دین کو مقدم رکھا۔ اسلئے سب دشمن ہوگئے

٭ ٭ ٭

سوال ملازمت پیشہ لوگون کو عبادت کا بڑا کم وقت ملتا ہے۔ اور وہ دینی خدمات سے بھی محروم رہتے ہین۔ بعض ایسے ہوتے ہین۔ کہ انکی زندگی آرام مین گذرتی ہے۔ تلخ زندگی کا ان کو موقعہ ہی نہیں آتا

فرمایا۔ کہ وہ بھی ایک تلخی کا حصّہ ہے کیونکہ معاش کے لئے کرتا ہے۔ اس لئے عبادۃ کا ثواب پاتا ہے۔ نیک نیتی سے اگر انسان چلے۔ اور نیت یہ ہو۔ کہ بال بچون کی پرورش اس لئے کرتا ہون۔ کہ وہ خادم دین ہون۔ تو اس پر بھی اُسکو ثواب ملتا ہے ؛

انبیاء کے دشمنون کے دو گروہ ہوتے ہین ایک وہ جو کہ اُن کے مکذب ہوتے ہین۔ دوسرے وہ جو ان کو خدا مانتے ہین۔

اہل اسلام کا عقیدہ جو مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا ہے۔ وہ اسی قسم کا ہے۔ کہ یہ لوگ اُنکے مکذب تو نہیں ہین۔ لیکن اُن کو خدا ضرور مانتے ہین کہ ہر ایک اُسکی صفت مین اُسے شریک کیا ہوا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ بعض وقت نبی کو اجتہاد اور تفہیم الہام مین غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ غلطی اگر احکام دین کے متعلق ہو۔ تو انکو فوراً متنبہ کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے امور مین ضروری نہیں۔ کہ وہ اطلاع دیئے جاوین۔ پس اس لئے یہ بات ممکن ہے۔ کہ عیسٰے علیہ السلام کو ان کے دوبارہ آنے کے بارہ مین جو الہامات ہوئے۔ خود انہون نے ہی اُسے حقیقی معنون پر حمل کر لیا ہو۔ کیونکہ اُن کا مخطی ہونا تو ثابت ہے۔ اس لئے انجیلون مین اُن کا یہ فقرہ نقل ہوا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی اس زمانہ کے لوگ زندہ ہونگے۔ کہ مین دوبارہ آ جاؤن گا۔ اس قسم کی اجتہادی غلطی کا امکان ہر ایک نبی سے ہے۔ اب دیکھو۔ کہ مسیح علیہ السلام سے تو ایک اجتہادی غلطی ہوئی۔ لیکن دوسرون کو کسقدر وبال آیا۔ اگر ان مسلمانونکو یہ سمجھ ہوتی۔ تو وہ دوسرے نبیون کر اُن کو کیون زیادہ مرتبہ دیتے۔

مسلمانون پر یہ بات لازم نہیں ہے۔ کہ وہ انجیل کے الفاظ پر ضرور اڑین۔ مسیح علیہ السلام کو یہ خاص عزت دین۔ کہ وہ مخطی نہین ہیں تو اسلام سے خارج ہوتا ہے۔

⁂ ⁂ ⁂

مسائل نماز سفر گورداسپور مین نماز کے متعلق ذیل کے مسائل میری موجودگی مین حل ہوئے

۱۔ ایک مقام پر دو جماعتیں نہ ہونی چاہیئین۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرۃ اقدس ابھی وضو فرما رہے تھے۔ اور مولانا مولوی محمد احسن صاحب بوجہ علالت طبع نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اون کا خیال تھا۔ کہ مین معذور ہون۔ الگ پڑھ لون۔ مگر چند ایک احباب اُن کے پیچھے مقتدی بن گئے۔ اور جماعت ہو گئی۔ جب حضرۃ اقدس کو علم ہوا۔ کہ ایک جماعت ہو چکی ہے۔ اور اب دوسری ہونے والی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ایک مقام پر دو جماعتین ہرگز نہ ہونی چاہئین

۲۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضور اقدس اپنی کوٹھری مین تھے۔ اور ساتھ کی کوٹھری مین نماز ہونے لگی۔ آدمی تھوڑے تھے۔ ایک ہی کوٹھری مین جماعت ہو سکتی تھی۔ بعض احباب نے خیال کیا۔ شاید حضرۃ اقدس اپنی کوٹھری مین ہی نماز ادا کرین گے۔ کیونکہ امام کی آواز وہان پہنچتی ہے اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ جماعت کے ٹکڑے الگ الگ نہ ہونے چاہئین۔ بلکہ اکٹھی پڑھنی چاہیئے۔ ہم بھی وہان ہی پڑھین گے۔ یہ اُس صورت مین ہونا چاہیئے۔ جبکہ جگہ کی قلت ہو

۳۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب گورداسپور مین مقیم تھے۔ اور احمدی جماعت نزیل قادیان بباعث سفر مین ہونے کے نماز جمع کر کے ادا کرتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے مسئلہ پوچھا۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ مقیم پوری نماز ادا کرین۔ وہ اس طرح ہوتی رہی۔ کہ جماعت کیساتھ ڈاکٹر صاحب نماز ادا کرتے جماعت دو رکعت ادا کرتی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب باقی کی دو رکعت ..... بعد از جماعت ادا کر لیتے۔ ایک دفعہ حضرۃ اقدس نے دیکھکر کہ ڈاکٹر صاحب نے ابھی دو رکعت ادا کرنی ہے فرمایا کہ ٹھہر جاؤ۔ ڈاکٹر صاحب دو رکعت ادا کر لیوین پھر اس کے بعد جماعت دوسری نماز کی ہوئی۔ ایسی حالت جمع مین سنت اور نوافل نہیں ادا کئے جاتے

۴۔ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔ آپنے پانی مانگا۔ جب پانی آیا۔ تو آپ نے بیٹھ کر آپنے پیا۔ اور بھی کئی دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ پانی وغیرہ آپ ہمیشہ بیٹھکر ہی پیتے ہین ؛

الہامات و کشوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

گذشتہ مہینون مین الہامات وغیرہ کی اشاعت مین البدر اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری سے قاصر رہا ہے جس کا ہمین بذات خود افسوس ہے۔ اسلئے اب وہ الہامات اندرون شایع کر دئے جاتے ہین۔ کہ ریکارڈ مکمل ہو جاوے ؛

۱۔ مئی سنہ ۴ء۔ معنے دیگر نہ پسندیم ما

۲۔ ″ ″ ۔ سنلقی فی قلوبھم الرعب

۳۔ جون سنہ ۴ء۔ مولوی محمد علی صاحب کو رویا مین کہا۔ آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔

۴۔ جولائی سنہ ۴ء۔ مین تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا۔

۶۔ ″ ″ ۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

۷۔ ″ ″ ۔ انا انزلناہ للمسیح الموعود

۸۔ ″ ″ ۔ مبارک سو مبارک

۹۔ ″ ″ ۔ آسمانی تائیدین ہمارے ساتھ ہین

۱۰۔ ″ ″ ۔ اجرک قائم و ذکرک دائم

درد سر کے علاج کی ہدایات

درد سر صرف بیماریون کی علامات ہین۔ اور علاج کے مفید ہونے کے لئے پہلے مرض تک پہنچنا چاہیئے۔ خاص توجہ خوراک اور طریق رہائش پر کرنی چاہیئے۔ خوراک صحت بخش اور اوسط درجہ کی ہونی چاہیئے۔ بہت زیادہ گھی اور مٹھائیان کم کھانی چاہئین۔ چائے اور کافی بھی کم پینی چاہیئے۔ یا بالکل نہیں اور حقہ نوشی بھی کم کرنی چاہیئے۔ جہان تک ہو سکے پیدل پھرنے مین کثرت کرنی چاہیئے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ دماغی محنت اور تردد ات سے بچین۔ جس مکان مین ہوا خوب آتی جاتی ہو وہان سونا درد سر کے لئے بہت مفید ہے۔ قبض سے بھی بچنا چاہیئے۔ لیکن تیز جلاب بالکل نہ کرین ان سے بچانے کی کے زیادتی ہوتی ہے۔ جب اعصابی درد ہو۔ تو ان تمام باتون سے جو اعصاب مین جوش پیدا کرتی ہین۔ باز رہنا واجب ہے۔

تلافی فرو گذاشت ۔ محمد شریف خان صاحب پشاور کی قیمت عہ ماہ جون مین وصول ہوئی تھی۔ مگر نقل کرتے وقت نظر انداز ہو گئی۔ اس لئے اب اسکی رسید درج ہے۔ **منیجر**

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھی

یکم فروری ۱۹۰۴ء کے پرچے میں مقدمات کے متعلق شور وغل مچایا ہے حالانکہ شیوہ اتقایہ ہے کہ انکے ختم ہونے تک انتظار کیا جاوے۔ دغا کا مقدمہ خارج ہو یا نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں مطلب تو یہ تھا کہ خطوط و مضمون کرم الدین کے ثابت ہوں سو تم فیصلہ پڑھ کر دیکھ لو اسمیں مجسٹریٹ نے لکھا ہے کہ خطوط بھی کرم دین کے ہیں اور سراج الاخبار والا مضمون بھی۔

(۲) آجسے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا،، پر اعتراض کیا ہے کہ سمالی لینڈ میں برٹش گورنمنٹ جہاد کر رہی ہے۔ واہ حضرت جہاد کر معنے عام لڑائی کے لئے۔ اچھے مجدد ہو۔ کسی مذہب کے بزرگ کو برا نہیں کہا جاتا بلکہ کمال تلطف سے ان کو عیوب پر مطلع کیا جاتا ہے اور خود انہی کے معتقدات سے جو کچھ لازم آتا ہے کہہ دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ مشاء بنمیم۔ مناع للخیر۔ وارد ہے۔

(۳) ہلاکت کی پیشگوئی بغیر اصرار و درخواست نہیں ہوتی! ورنہ صرف ایسی پیشگوئیوں پر انحصار رکھنا ہے،، ورنہ ایسا کرنا خلاف شان نبوت ہے کیونکہ قرآن کریم میں بھی تبت یدا ابی لہب و تب امر یکادار ہے۔ کسی مخالف کے مرنے پر شادیانے نہیں بجائے جاتے ہاں پیشگوئی کے پورا ہونے پر۔

(۵) خاتم الخلفا میں خلیفہ سے مراد نبی نہیں بلکہ لیستخلفنہم فی الارض والا خلیفہ ہے اور خلیفہ ضروری نبی ہوتا ہے اور آپ کو رسول یا نبی کہنا فنافی النبوت کے اعتبار سے ہے۔ اور مسیح موعود کے حق میں تو نبی اللہ کا لفظ حدیث صحیح میں آیا ہے

(۶) مسیح ابن مریم۔ خاتم الخلفا اس اعتبار سے ہیں کہ بنی اسرائیل میں نبوت ان پر ختم ہوئی۔ پس اس تقابل میں سلسلہ محمدیہ کے آخری خلیفہ کو بھی خاتم الخلفا کہا جائیگا جسپر خلافت کی تمام شانوں کا خاتمہ ہے اور جب تشبیہ صرف خاتم الخلفا ہونے میں ہے تو نبی اسرائیل ہونیکا ثبوت دینے کی کیا ضرورت ہے قطع نظر اس سے حضرت مرزا صاحب کا اولاد اسحاق سے ہونا ثابت ہوچکا ہے۔

(۷) عصابتان احرزہما اللہ من النار۔

اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسےٰ ابن مریم کے ساتھ جس جماعت نے ہونا ہے وہی ہند میں جہاد کرے بلکہ صرف ہند میں دونوں گروہوں کے ہونے کے لحاظ سے اکٹھا ذکر کیا گیا۔ تلوار سے مقابلہ کرنے والا گروہ ہوچکا شاہان اسلام وغیرہ مجاہدین۔ اب دوسرا زمانہ قلمی جہاد کا آیا ہے جو اپنے مخالفین پر فتحیاب ہوچکا ہے اسکے پیشوا جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں اور وہی عیسےٰ ابن مریم ہیں۔

(۸) کیف تہلک امتہ انا اولہا المہدی وسطہا والمسیح آخرہا۔ یہ حدیث ہمارے دعوے کے خلاف نہیں یہ وسطی زمانہ کا مہدی ہوچکا اور آخری زمانہ کا مسیح بھی آچکا جسپر حدیث لا مہدی الا عیسےٰ صاد آتی ہے۔ کوئی معارضہ نہیں بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں صرف مسیح موعود اور اسکی جماعت ہی ہادی اور ہدایت یافتہ ہوگی۔ رسول اکرم صلعم نے مختلف مہدیوں کی پیشگوئی فرمائی ہے جو اپنے اپنے زمانہ میں پوری ہوچکی تعجب ہے کہ آپ مسلمان ہوکر اسے انکار کرتے ہیں اور نبی کریم کی پیشگوئی کے پورا نہ ہونے پر مصر ہیں۔

(۹) "لکھتے ہیں ملا عبد اللطیف کو قتل کرا دیا اسکا ساتھ نہ دیا رسول کریم کے جتنے اصحاب شہید ہوئے انکے بچا نہ لینے کا الزام نبی کریم پر ہے تف ہے ایسی سمجھ پر۔ اس قسم کی شہادت پر ہزاروں زندگیاں قربان ہیں۔ پھر لکھا ہے "اب اسکی روح جہنم کی سیر کر رہی ہے،، اسکا ثبوت؟ آپ وہاں گئے؟ خدا کی راہ میں جان دینے والوں کو ایسا کہنا حد درجہ کی بیباکی اور غضب الٰہی کا مورد ہونا ہے۔ یہ غلط ہے کہ ہیضہ واقعہ شہادت سے پہلے پھیلا ہوا تھا۔ سب اخبارات گواہ ہیں کہ یہ وبا نہایت زور سے بعد شہادت صاحبزادہ عبد اللطیف پھیلی۔ سمالی لینڈ میں گورنمنٹ کی چڑھائی برائے رفع فساد ہے۔ اسے جہاد نہیں کہہ سکتے۔ حضور اقدس کیطرف سے کونسا دعویٰ ہوا جو آپ مرزائی مقدمات کو علمائے اسلام پر جہاد کرنے کے جواز کی دلیل ٹھہرا رہے ہیں۔ کہاں لکھا ہے کہ جو لوگ مجھپر ایمان نہیں لاتے واجب القتل ہیں،، کچھ سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہئے۔ غالباً صاحب ضمیمہ کا خیال ہے کہ لوگ میرے لکھے ہوئے کو کون پڑتال کرتا ہے۔ میں جو کچھ ہوں الم غلم لکھکر صفحوں کا حساب پورا کر دیتا ہوں۔

طاعون کا آنا۔ اونٹنیوں کا بیکار ہونا۔ یضع الحرب کا اعلان یہ سب مسیح موعود کے زمانے کی نشانیاں ہیں اور مسیح موعود وہی ہوگا جسنے اس زمانے میں دعویٰ کیا۔ اور یہ سب نشان جسکے عہد میں مجموعی حالت میں ظاہر ہوئے۔ اذا العشار عطلت پر آپکا اعتراض کہ جس ملک میں اونٹنیاں نہیں وہاں کے آپ مسیح موعود نہیں۔ غلط ہے۔ کیونکہ اول یہ بتانا چاہئے۔ اذا ظرف زمان ہے یا مکان۔ دوسرا یہ ایک نشان ہے خواہ کسی جگہ ظاہر ہو۔

(۱۰) حضور انور کے اشعار پر اعتراضات کرنے سے کیا حاصل ہے سوائے اپنی بیہودہ دہری کے۔ چہار کے لفظ پر آپ کا اعتراض ہے۔ اگر یہ پنجابی ہے تو کیا ہوا۔ اُردُو تو پہلے ہی بھیک کے ٹکڑوں کا مجموعہ ہے۔ انگریزی اسمیں۔ سنسکرت اس میں۔ ہندی اسمیں۔ فارسی اسپر تو اگر پنجابی کا ایک آدھ لفظ اور وہ بھی ایسا جسے بعض اہل زبان نے استعمال کیا ہے آگیا تو کونسا زہر مل گیا۔ اور کیا غضب ہوگیا۔

(ب) جب علیہ الرحمتہ۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ آچکا ہے تو کیا رہ ہے ربنا ارحم علی الذین یلعنون علیٰ پر اعتراض کرنے کی کہ ارحم الذین نہیں فرمایا۔ کیا علیٰ کا لانا خلاف محاورہ ہے۔ حضرت الملعون علیٰ کے تقابل کیلئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ (ج) غیوری خدا غلط نہیں۔ ضرورت شعری کیلئے یوں بھی مشدد کو مخفف مخفف کو مشدد کر لیتے ہیں

آن قبلۂ رو نمود بگیتی چہار دہم لو
بعد از ہزار و سہ رکشت انگند در حرم

اس شعر میں چہار دہم کی د نہیں کٹتی۔ آپ چہاردہم پڑھ لیجئے۔ اہل زبان ایسا بولتے ہیں۔ اور در حرم بت انگندن معجزۂ نبی کریم ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ حرم میں بت رکھے گئے۔ بلکہ توڑے گئے۔

(۱۱) اتبعوا سواد الاعظم میں اعظم سے مراد اگر اعظم خشیۃ عند اللہ ہے تو اور بھی ہمارے مقصد کے موافق ہے۔ اور قلیل من عبادی الشکور کے پیش کرنیکی یہ وجہ ہے کہ عظم میں جو کثرت کے معنے ہیں اسکا جواب ہو۔ اور جماعت احمدی اسلئے سواد اعظم کی مصداق ہے کہ اس سے مراد خلفائے راشدین مہدیین اور انکی جماعت ہے اور وہی متبع کتاب وسنت ہے کیونکہ انکے پاس اپنے اتباع کامل کا ثبوت موجود ہے

(۱۲) ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ تصویر پر اعتراض کرنے والے بزرگ اپنے گھر کے آئینے توڑ کر اور اپنی آنکھوں کی پتلیاں نکال کر اپنی ملکیت کے روپے پیسے باہر پھینک کر اعتراض کریں۔ مگر انکا کام حق جوئی سے تو نہیں صرف جہلا میں جوش پھیلانے کو ہے۔

(۱۳) قرآن سے مسیح موعود کا ثبوت ہم مفصل دیکھ چکے ہیں پس یہ کہنا از قبیل بیشرمی ہے کہ قرآن سے مسیحیت کا ثبوت نہیں دیتے۔ (احمدی گیانی)

باقی آئندہ

مرزا حیرت کی پردہ دری

سچ فرمایا ہے مولانا روم نے۔ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ٭ میلش اندر طعنہ پاکاں کند

اگر مرزا حیرت حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف قلم نہ اٹھاتے۔ تو ہم انکے حالات سے کس طرح واقف ہوتے۔ ہمارے احمدی بھائی انکی خوب خبر لے رہے ہیں۔ سبحان اللہ آج تک حیرت صاحب نے کوئی ایسا الزام نہیں دیا۔ جس کے آخرکار وہ خود مورد نہ ہوے ہوں۔ مرزا حیرت کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور آئندہ کیلئے قلم کو روک لینا چاہیئے ورنہ ہمیں اسکا انجام اچھا نظر نہیں آتا۔ مرزا حیرت کا وطیرہ ہے۔ کہ ایک مسئلہ کی نسبت کبھی کوئی رائے دیتے ہیں۔ کبھی کوئی۔ اور اسیطرح اپنی غیر مستقل پالیسی سے اپنے پر اعتراض کا موقعہ نہیں آنے دیتے۔ مگر ہمارے احمدی بھائی نے انکی خوب قلعی کہولی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جزائے خیر بخشے۔ امید ہے۔ وہ ان کے "خواب" والے مضمون کیطرف بھی توجہ کرینگے۔ جس میں مسیح کی نسبت لکہا ہے۔ کہ حوالات سے بھاگ نکلے اور رستہ میں خدا جانے کہاں فوت ہو گئے وہی مرزا حیرت قرآن مجید میں اس کا جسم و سمیت نکلکر آسمان کیطرف جانا لکھتے ہیں۔ ایک طرف سیرۃ الرسول میں رقمطراز ہیں۔ کوئی مسلمان فیض روح القدس سے خالی نہیں۔ اور خدا سب سے ہمکلام ہوتا ہے۔ دوسری طرف الہام حضرت مسیح موعود سے انکاری ہے۔ ہم مرزا حیرت سے ملتمس ہیں۔ اگر اسے کچھ علمیت کا دعوےٰ ہے۔ تو وہ عالمانہ بحث وفات مسیح وغیرہ کا متنازعہ فیہ مسائل میں شروع کرے۔ اور ادہر ادہر کی باتوں میں کیوں وقت ٹالتا ہے۔ ایک طرف احادیث کو تسلیم کرتا ہے۔ اور دوسری طرف کہتا ہے:........ کہ مسیح مر گیا تو ہمیں کیا؟ اگر زندہ ہے تو کیا! اجی ہمیں کیوں کچھ نہیں۔ ہمارے تو ایمان کا دارومدار اسی پر ہے۔ کیونکہ رسول کریم..... صلعم نے آخر زمانے میں مسیح کے آنیکی پیش گوئی فرمائی ہے

(راقم ایک منصف مزاج)

تذکرۃ الشہادتین۔ بزبان پنجابی نظم ہو کر کارخانہ میں پہنچ گیا ہے۔ عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔ احمدی شعرا سے التماس ہے کہ اب اسے اردو زبان میں نظم فرماویں۔ اور اس کے متعلق کارخانہ سے خط و کتابت کریں۔

محمد افضل

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ و برکاتہ

خاکسار کا یہ قصیدہ اپنے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر مشکور فرمادیں۔ تاکہ مجھے اپنے پیارے امام علیہ السلام کی مدح کرنے میں جرأت حاصل ہو جاوے میں ہوں آپ کا خادم محمد یوسف احمدی فورتھ ہائی کلاس اسلامیہ سکول پشاور شہر

قصیدہ خطاب اہل ہند

ای اہل ملک ہند حذر از خدا کنید
از سر خودی و سرکشی و کین جدا کنید
آئید و اتفاق کنید با امام عصر
الصلح خیر۔ ترک عداوت شما کنید
تکذیب ایں امام نباشد مگر خراب
کار خراب خوب نباشد حیا کنید
مکنید اشتیاق بتوہین ایں مسیح
خوف از خدا او شافع روز جزا کنید
دارد ہر آنکہ کلمۂ توحید بر زبان
تکفیر او بگوید نہ زجہد و جفا کنید
آنرا کہ قصد است ز دل برا صول دین
تکفیرش از فروع مسایل چرا کنید
تکفیر اہل قبلہ و عشاق مصطفےٰ
ویل لکم۔ چہ گونہ بہ حیلہ روا کنید
آنرا کہ ہست اشاعت قرآن فرض عین
باید کہ بر اعانت او اقتدا کنید
جانش گداخت از غم ایمان شاں مگر
باشد عجب کہ نسبت کافر ورا کنید
بر خادمان دین محمد چنیں ستم
شرم از خدائی خلق و تشنیع او رای کنید
لعنت برو ہر آنکہ کند لعنتی شود
از لعنت اجتناب بصبح و مسا کنید
ای حاسدان بمومن صالحہ خطاب کفر
باشد روا کہ حق اخوت ادا کنید
آمد غلام احمد والا امام دین
تسلیم او کنید۔ و تعصب رہا کنید
نازل بہ شرق ملک عرب شد بقادیان
حسب حدیث مصطفےٰ مرحبا کنید
ایں نائب خدا بود و ثانئے مسیح
کش زندہ تا ہنوز گمان بر سما کنید
در انتظار عیسٰے چرخ بریں مباش
کو شد وفات بہرش اگر فاتحہ کنید

در شہر کاشمیر نمایند قبر او ....
تاریخ شاہد ست اگر تصفیا کنید
ہم ثابت از قرآن و حدیث صحیح شد
کو در بہشت رفتہ ہم کو .... کنید
ہست ایں خیال خام کہ عیسیٰ است بر فلک
کہ جسم عنصری رود آنجا چرا کنید
عیسٰے بر آسمان بود و مصطفےٰ بہ خاک
باید بریں عقیدۂ باطل بکا کنید
آئید در جماعت عیسائے احمدی
ہم اتباع۔ مہدی موعود را کنید
منکر ز المسیح نگردد مگر شقی
دوری ز راہ و رسم بد اشقیا کنید
ای آنکہ سوئی او نمودید عزم بد
توبہ کنید و بہر معافی صدا کنید
بنگر چہ گونہ آتھم بیدین ہلاک شد
یک دشمن عظیم فنا شد ثنا کنید
آں لیکھرام قتل شد و قاتلش گریخت
لازم بود۔ کہ تعزیت آریا کنید
طاعون ملک ہند و کسوف و خسوف را
یابید خود مصدق۔ اگر چشم وا کنید
آیات حق ظہور نمود از آسمان
الحق زمین بگفت چرا اختفا کنید
ہر دشمنے کہ کوشش توہین او نمود
توہین خود بدید اگر اقتفا کنید
ترسید از خدا او ز آہ امام دین
ناصر شوید و نصرت دین خدا کنید
ایں است مجدد یکہ بہ تجدید دیں رسید
تجدید او کنید و اعانت شما کنید
خواہد رسید فتح و ظفر از خدائی پاک
بادی نمود قبول اگر میرزا کنید
بعد از ہزار چار صد آمد بدین ما
خیزید بہر نصرت او و جان فدا کنید
ہر چند زندگی است با آخر فنا رسید
جان را بکار دین ز اول فنا کنید
آئید و گرد حضرت عیسائی ما شوید
تبلیغ حق کنید و بہر سو ندا کنید
بس ختم شد قصیدۂ محزون احمدی
من می دہم قسم کہ بحقش دعا کنید

راقم آثم محمد یوسف احمدی متخلص بہ محزون

پیٹ کو ہمیشہ راحت ہے

لوگون کو کارخانہ پر بدظنی سے بچانے کیلئے یہ راہ اختیار کی ہے۔ کہ صرف ایک کارڈ آنے پر دوائی کا نمونہ مفت ارسال ہوگا۔ اگر پسند ہو۔ تو بہ قیمت طلب فرمایئے

کلید صحت۔ یعنی حب سلیمانی۔ اس کے استعمال سے امراض معدہ۔ بدہضمی۔ ہیضہ۔ تخمہ۔ بہوک کا کم ہونا۔ بدن کا گران رہنا۔ بعد از غذا کہٹی ڈکارین آنا۔ نفخ۔ درد شکم وغیرہ کو آرام ہوتا ہے۔ ہاضمہ بہت قوی ہوتا ہے۔

بقراط کا قول ہے۔ کہ جملہ امراض معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہین۔ لیکن ہم یقین دلاتے ہین۔ کہ اگر کوئی بوجہ استعمال کرے۔ تو جملہ امراض معدہ سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا۔ فی شیشی ۱ہ درجن ۸ر

سرمہ سلیمانی۔ اسکی تعریف مین اگر کالم کے کالم پر کیے جاوین۔ تو بجا ہے۔ اور گوہر آبدار کے برابر فروخت کیا جاوے تو ارزان ہے۔ یہ سرمہ محافظ چشم ہے۔ جملہ امراض چشم کو اس طرح دفع کرتا ہے۔ جیسے کوئی مرض ہوا ہی نہ تہا۔ آزما کر داد دیجیے۔ فی تولہ ۸ر

سنون دندان۔ مسوڑون اور دانتون کی جملہ بیماریونکو اکسیر ہے۔ دانتون کا ہلنا۔ خون کا نکلنا۔ درد وغیرہ تو صرف اول دفعہ کے استعمال سے رفع ہوجاتا ہے۔ اور متواتر استعمال ہو۔ تو صفائی دہن سے انسان نجات پاتا ہے۔ المشتہر۔ حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مینیجران کارخانہ احمدیہ۔ بلبگدہ۔ دہلی

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریدارونکو مژدہ

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کہولی ہے۔ جسمین ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائسکلین نیز انکی پرزہ جات بکفایت ملسکتی ہین۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہین۔ کہ نسبتاً و مقابلتہً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتون پر مال خرید فرماکر آزمائش کرین۔ اور اپنے ہموطن خیرخواہ سوداگرونکو اس طرح مدد فرماکر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی فرماوین

بائسکلون کے ڈنلوپ ٹائیر اور انر ٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہین۔ نیز مشین اور بائسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کی جاتی ہے۔ المشتہر۔ الٰہی بخش حنا۔ اینڈ سنز۔ سوداگر بائسکل و مشین۔ زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

مسٹر محبوب عالم کا کیا مذہب قرار دیا جاوے

یہ بات آجکل اہل اسلام کی توجہ کے قابل ہے۔ کہ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب جنکا نام محبوب عالم ہے۔ اُنکا اصل مذہب اِن دنوں کیا قرار دیا جاوے۔ کیونکہ اوّل تو اُن کے اخبار و رسایل وغیرہ اسی قسم کے ہیں۔ کہ ان میں مذہب و ملت کے رؤسا و عظام کو خوش کرنیکی کوشش کی جاتی ہے۔ بحیثیت مذہب کے انکو اس امر کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ کہ فلاں مضمون کا اندراج اُن کے اپنے مذہب کے لحاظ سے غیرت دینے پر مبنی ہو کہ نہیں۔ چنانچہ اسی مذہب اور اخلاق سے گرے ہوئے اصول پر انہوں نے ناول محبوبہ قریش روزانہ اخبار میں شایع کرنا شروع کیا۔ اُس کی اشاعت کے تذکرہ کے وقت جب ہم نے یہ پڑھا کہ یہ ایک عیسائی پرچہ المہلال سے ترجمہ ہوگا۔ تو ہمارا ماتہا اُسی وقت ٹھٹکا تہا کہ خدا خیر کرے۔ ایک متعصب عیسائی پرچہ پھر اس میں خاندان رسالت کا تذکرہ ایک ناول کے پیرایہ میں ہونا کبھی ممکن نہیں کہ مذہبی تعصب کا رنگ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔ مگر خدا معلوم کہ اس شرک سے بھرے ہوئے عقیدہ تثلیث اور اہل نصاریٰ کی مجلس میں کیا [illegible] اثر ہے کہ جب کوئی شخص کچھ عرصہ اسے اختیار کرے اور اُن میں رہ آوے تو وہ باطل ہو ہی نہیں۔ بدیں وجہ مسٹر محبوب عالم کو ہمنے معذور سمجھ کر کسی قسم کا ریمارک مناسب نہ جانا تہا۔ ایک عیسائی ناول کی علت غائی جیسیں خاندان نبوت کا تذکرہ ہو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ اپنے اعتقاد کے رو سے خدا کے مقدس لوگوں کی توہین کرے۔ اور مسٹر محبوب عالم کا یہ فرض تہا۔ کہ ناول کی اشاعت سے بیشتر ہی۔ وہ اس امر کو مدِ نظر رکھ لیتے۔ کہ بزرگانِ ملت کی توہین تو اس میں نہیں ہے۔ لیکن چونکہ وہ اہل نصاریٰ سے کچھ عرصہ تعلق رکھنے کی وجہ سے اس قسم کی باتوں کے عادی ہیں۔ اور اُسکا بدیہی ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام پر ہمیشہ ناحق نیش زنی کرتے رہتے ہیں۔ اور انکو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ایک کثیر گروہ اسلام کی ناحق دل آزاری کرتا ہوں۔ تو یہ کون سی بڑی بات تھی۔ کہ وہ محبوبہ قریش کی اشاعت کے وقت بہی اس غیرت مذہبی کو نظر انداز کر دیتے۔ جو کہ نصاریٰ کے بالمقابل بحیثیت ایک مسلمان کے اُن میں ہونی ضروری تھی۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے انہوں نے اُسکے انجام پر غور کرنی ضروری نہ سمجھی دیرینہ تعلقات کا پاس کرکے جہٹ ناول کی اشاعت شروع کر دی۔ لیکن جب انکو علم ہوا۔ کہ اس وجہ سے ایک بڑا حصہ خریداروں کا اخبار کی طرف سے دل برداشتہ ہو جاویگا۔ اس لئے اپنے محبوب و مطلوب پیسہ میں۔ نقصان آتا دیکھکر محبوب عالم صاحب کو محبوبہ قریش کی اشاعت بند کرنی پڑی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد پہر انکو افسوس ہوا۔ کہ یہ بھی ایک سونیکی چڑیا تھی جو ہاتھ سے گئی۔ کیونکہ اگر یہ ناول شایع ہو جاتا۔ تو پیسہ اخبار کے کئی ہزار خریداروں میں سے اگر ایک دو معزز خریدار بھی جنکا مذہب اسلام نہیں۔ خرید لیتے تو ایک معقول رقم آجاتی۔ اگر اس سے دل آزاری تھی۔ تو اہل اسلام کی نہ کہ اہل نصاریٰ و ہنود وغیرہ کی۔ اور اتفاقاً ایک مراسلت بھی اس تائید میں آگئی۔ کہ اخبار میں نہیں تو اس ناول کی اشاعت بذریعہ کتاب کے کردی جاوے پھر کیا تہا منہ مانگی مراد ملگئی۔ اور جہٹ اوسکی تیاری کا انتظام ہوا۔ اور مسٹر محبوب عالم کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ جب میں خود تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اس قصہ میں دو فرقوں کی اختلافی باتیں درج ہیں۔ اور اسی لئے اسکی اشاعت کو میں بند کرتا ہوں۔ تو کیا کتابی صورت میں طبع کرنیسے اب یہ نقص رفع ہو جائیگا ذرا ایڈیٹر صاحب اسکا جواب دیں کہ وہ اپنی اس حرکت سے کیوں اپنی قوم کے دل کو دکہانا چاہتے ہیں۔ وہ کس قسم کے مسلمان ہیں۔ جو عمداً اس بات کو روا رکھتے ہیں۔ کہ ایسے ناول کی جس میں اہل اسلام کے ایک مقدس امام حضرۃ امام حسن علیہ السلام کی اہانت کی گئی ہے۔ اشاعت کی جاوے۔
ابہی بہت تہوڑا عرصہ گزرا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے قول و فعل سے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا تھا۔ کہ وہ دیگر پیشوایان دین۔ غیر از اسلام سے بڑھ کر کوئی عظمت آنحضرت صلعم کو دینا نہیں چاہتے مگر خدا معلوم کہ اخبار کی اشاعت پر کیا برا اثر پڑتا دیکھ کر دبے اور مجمل الفاظوں میں بہت سی لے دے کے بعد انکو رجوع کرنا پڑا۔ اور اب یہ دوسرا موقع ہے۔ کہ وہ اپنے عمل سے اپنے اس عقیدہ کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ پیشوایان دین کی حقیقت اُن کے نزدیک اوسی حد تک ہے جس حد تک اہل نصاریٰ تسلیم کرتے ہیں + ہماری رائے میں بہت مناسب ہوگا۔ اگر اہل اسلام کے قومی اخبار اور رسالوں کے ایڈیٹر ایک مجلس یا استفسار کے ذریعہ فتوا کے رنگ میں یہ امر قرار دیں کہ

مسٹر محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور کا اصل مذہب کیا ہے

اگر اسلام کے موجودہ متفرق فرقوں کے علماء دین مسٹر محبوب عالم کی ان باریک چالوں پر نظر ڈالکر ان کا مذہب قرار دینا چاہینگے۔ تو امید ہے۔ کہ انکے مختلف مذاہب قرار دے جاکر آخر نتیجہ یہ نکلیگا۔ کہ دراصل ان کا کوئی خاص مذہب نہیں ہے۔ کیونکہ شیعہ اس کو اختیار ہے۔ کہ بدیں خیال کہ وہ امام حسن کی توہین روا رکھتے ہیں۔ ان کا ایک خاص مذہب قرار دیں۔ اہل سنت والجماعت بدیں خیال کہ وہ آنحضرت صلعم کے اسم مبارک کے ساتھ صلواۃ کہنا یا لکھنا ضروری خیال نہیں کرتے۔ ان کو ایک الگ عقیدہ والا سمجھیں۔ وہابی وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال مسٹر محبوب عالم نے محبوب عالم بننے کی جو پالیسی اختیار کی ہے۔ ہمارے نزدیک دراصل وہ بہت ہی ناپسند اور مضر ہے۔ بہتر ہے کہ اس خیال سے باز آکر وہ محبوب الٰہی بننے کی کوشش کریں۔ کیونکہ جب وہ محبوب الٰہی بن جاوینگے۔ تو محبوب عالم اپنے حقیقی معنوں میں خود قرار دئیے جاوینگے

ایک شادی کا اشتہار

ایک جوان صالح خوشرو خوشخو شخص ہے۔ اور دنیاوی حیثیت سے بھی اسکی حالت بہت اچھی ہے کسی کا قرض نہیں دینا۔ رزق کی طرف سے خدا کا بڑا فضل ہے۔ ایک احمدی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اسکی پہلی بیوی عرصہ چار سال سے فوت ہو چکی ہے۔ اگر کوئی بہائی بہن یہ تعلق پیدا کرنا چاہے۔ تو خط وکتابت کرے۔ مزید تحقیق کیلئے دفتر البدر سے خط وکتابت کرو فقط۔

خبریں

—— ۲۶ جولائی کو جاپانیوں نے پورٹ آرتھر پر آخری دھاوا کیا۔ سخت گولہ باری ہو رہی تھی۔ آخر کار روسیوں نے جواب دینا بند کر دیا۔ نتیجہ کا سخت انتظار ہے۔

—— لالہ تلسی رام آریہ سٹیشن ماسٹر فرید کوٹ کی نسبت اخباروں میں یہ خبر پڑھی گئی ہے۔ کہ کسی بھیجی کو مذہب کے ہندو نے ان کو قتل کر دیا۔ اس کی وجہ یہ کو بیان کی جاتی ہے۔ کہ تلسی رام ہر روز آریہ سماج کی تائید میں لکھ دیتے تھے۔ اور فحش اور درشت کلامی سے لوگوں کی دل آزاری کرتے تھے۔ گویا لیکھرام کے جانشین تھے۔

—— روزانہ اخبار عام راوی ہے۔ کہ امرتسر کی عدالت میں ایک عجیب مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کا دائر کیا گیا ہے۔ مستغیث مسٹر الف میر صاحب کلارک ... کے محکمہ میں۔ ان کا ... صاحب کی حیثیت عرفی کا ازالہ ... عیسائی ملزم ہیں ... گناہ ... ملعون ہو ... خطا کا ... کسی خطا کو ... ملزم گردانے جا سکتے ہیں۔

—— مسلم تبت اگرچہ کامیابی حاصل کرتی جاتی ہے۔ لیکن لاسہ کے قریب اُسے سخت تکالیف کا سامنا پیش آیا۔ ایک ندی جس کا نام سانپو ہے۔ بڑے زور سے بہتی ہے۔ اس میں ... اور تین سپاہی کو ڈوب گئے۔

—— گذشتہ ۴ سال میں بارہ لاکھ یہودی روس سے جلا وطن ہوئے۔ اور اکثر ان میں سے امریکہ میں جا آباد ہوئے۔

—— قاضی فتح حسین صاحب احمدی کوئٹہ سارجنٹ دوم سے سارجنٹ اوّل ہو گئے۔ اس ترقی پر ہم انکو مبارکباد دیتے ہیں۔

—— ٹیکا طاعون کی نسبت لاہور میں تجویز ہوئی تھی۔ کہ اسے حفظ ماتقدم کیطور پر پھر لگایا جاوے۔ لیکن عام طور پر لوگوں نے اور نیز تعلیم یافتہ پارٹی نے اس سے اعتراض کیا۔ ملکووال میں جو حادثہ ٹیکا طاعون سے ہوا۔ وہ دراصل لوگوں کو نہیں بھولتا۔ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آجتک اُسکی رپورٹ کا اخفاء کیوں کیا گیا یہ وہی ٹیکا طاعون ہے۔ جس کے مقابلہ میں ایک ٹیکا آسمانی اللہ تعالےٰ نے تجویز کیا تھا۔ اور جو کہ صرف کشتی نوح کو مصنفہ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ آسمانی ٹیکا دل کو لگایا جاتا ہے ؛

—— پورٹ آرتھر کے فتح ہونے کی خبر ابھی تک اخبارات میں نظر نہیں آئی۔

—— برٹش گورنمنٹ اور روس کے درمیان یہ معاملہ ابھی فیصلہ طلب ہے۔ کہ آیا روس برٹش جہازوں کی تلاشی سے باز رہتا ہے کہ نہیں۔ اس کی بھی گورنمنٹوں کو انتظار ہے۔

—— اہل اسلام کے قومی اخباروں میں آج کل اس بات پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ اہل اسلام کے قانون وراثت میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیئے۔ کہ جس سے اہل اسلام کی بڑی بڑی جائدادیں اپنی حالت پر قائم رہ سکیں۔ ان لوگوں کا قول ہے۔ کہ موجودہ قانون (قرآن شریف اور شریعت اسلام) آج کل کے زمانہ کے حسب حال نہیں۔ جو عرب میں اہل اسلام کی حالت تھی۔ وہ ہند میں نہیں اسوقت مسلمانوں کے مقبوضات محدود اور انکی جائداد مختصر

گویا یہ لوگ اس وقت خود نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں۔ اور کتاب اللہ میں دخل دیکر اُسے محرف اور مبدل کرنا چاہتے ہیں۔ ان خیالات سے آج کل کے اہل اسلام کی حالت ایمانی کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ دراصل اس خدا اور اُس رسول کے منکر ہیں۔ جیسے قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ قرآن اُنکے نزدیک نامکمل کتاب ہے۔ اور اس لئے قرآن کے خدا کا علم بھی محدود تسلیم کرتے ہیں۔ جس نے ایسی کتاب نازل کی۔ جو کہ نوع انسان کی ضرورتوں کے لئے کافی نہیں ہے۔ انشاءاللہ اس کے اوپر ایک مفصل آرٹیکل البدر کے کالموں میں نکلے گا ؛

—— اہل جرمن جو کہ روسیوں کا دم بھرتے تھے۔ جاپانیوں کے میدان جنگ کی ترقی سے متحیر ہیں۔

—— طاعون کی ترقی پھر شروع ہو گئی ہے۔ لاہور میں پھر ایک دن میں دو کیس ہوئے۔ بمبئی۔ میسور۔ مدراس۔ حیدر آباد۔ بنگال وغیرہ میں بھی ترقی شروع ہو گئی ؛

کشتی مسیح کتاب دفتر البدر سے ایک ارقیمت علاوہ محصولڈاک پر مل سکتی ہے ؛

—— جنگ روم و یونان کے بعد جزیرہ کریٹ جو کہ اول سلطان روم کے زیر حکومت تھا۔ ایک یونانی شہزادہ جارج کے زیر حکومت رکھا گیا تھا۔ یورپ وہ دول یورپ کی متعصبانہ حمایت سے خود مختار گورنر یہاں کا مقرر ہوا۔ مگر اب بھی استبداد ظالم ثابت ہوا ہے۔ کہ اُسکی اپنی عیسائی رعایا کا دم اس کے جور و ستم سے ناک میں آیا ہوا ہے۔ ان کفرتم ان عذابی لشدید

—— البدر کے نمبر مئی ۱۹۰۴ء سے ناظرین کیخدمت میں اصل تاریخ سے بہت دیر بعد پہنچتے رہے ہیں۔ اسلئے ان میں بہت سے واقعات اور تقریریں درج ہوئی ہیں۔ جو کہ تاریخ روانگی تک ہمیں مل سکیں۔ ناظرین کی اطلاع کے لئے ہم ذیل میں تاریخ اشاعت اور تاریخ روانگی چند اخبارون کی درج کر دیتے ہیں۔ اور یاد رہے کہ ان سے پہلے بھی اکثر اوقات ایسا ہوتا رہا ہے۔

نمبر ۱۶-۱۷ بجائے ۲۴ راپریل و یکم مئی کے ۱۰ مئی کو شایع ہوا
نمبر ۱۸-۱۹ " ۸ رمئی و ۱۶ رمئی " ۲۳ رمئی
نمبر ۲۰-۲۱ " ۲۴ رمئی و یکم جون " ۲۳ رجون " "
نمبر ۲۲-۲۳ " ۸ و ۱۶ جون " ۴ رجولائی " "
نمبر ۲۴-۲۵-۲۶ بجائے ۲۴ رجون و ۱۰ جولائی " ۲۵ رجولائی " "
نمبر ۲۷-۲۸ " ۱۶ و ۲۴ رجولائی " ۹ راگست " "

لوکل

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلواۃ والسلام اور تمام خاندان رسالت بحمداللہ خیریت سے ہیں ؛

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت مورخہ ۷ راگست ۱۹۰۴ء کو ذرا علیل ہو گئی*۔ باقی اصحاب کبار بہ فضل خدا خیریت سے ہیں۔

۶ راگست کی شب کو عمدہ بارش قادیان میں ہو گئی۔ اس کے بعد بھی گاہے گاہے عمدہ ترشح ہو گیا ہے جس سے قحط کا اندیشہ رفع ہو چلا ہے۔

۹ راگست کو انسپکٹر صاحب مدارس نے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا دوبارہ معائنہ کیا۔ اور اس کے رنگ ڈھنگ ... کو بہت عمدہ اور انسب ریمارک رائے کیا ... مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے حسن انتظام کی خصوصیت سے تعریف کی

مبارک لوگ

جو دوران مقدمہ میں حضرۃ مسیح موعود کی معیت کا فخر حاصل کرتے ہیں۔ جو موقعہ زیارۃ اور مجلس کا ان کو حاصل ہوتا ہے وہ انکو قادیان میں نہیں حاصل ہو سکتا ؛

اور بہت ہی مبارک ہیں۔ وہ جو کہ اسوقت مالی امداد کا ایک حصہ

---

* دوسرے دن آپ بہ فضل خدا تندرست ہو گئے۔